101564 ـ طلاق كى دھمكى طلاق شمار نہيں ہوتى

سوال

ميں ملازمت كے ليے سفر پر گيا اور ميرى بيوى ميرے گھر والوں كے ساتھ رہتى تھى كہ ميرے اور بيوى كے مابين موبائل ميسج كے ذريعہ جھگڑا ہوگيا، ايك بار اس نے مجھے تنگ كيا تو ميں نے اسے ميسج كيا جس ميں كچھ سخت كلمات تھے، تو بيوى نے اپنے ميكے جانے كا فيصلہ كر ليا.

جب مجھے اس كا علم ہوا تو ميں غصہ ميں آ گيا اور غصہ كى حالت ميں ہى اسے ميسج كيا اور اس ميں قسم اٹھا كر كہا: ميرے باپ كے سر كى قسم جب تو نے ميرے گھر والوں كے سامنے مجھے چھوٹا اور حقير بنا ديا ہے تو ميں بھى تجھ سے خلاصى حاصل كر كے رہوں گا اور ميں يہيں ہوں كل تم ديكھو گى ليكن حمل مكمل كر لو "

اور دو روز بعد ميں نے ايك اور ميسج كيا جس ميں اس سے كہا: " فليٹ كى چابى بھيج دو تا كہ وہ آپ كا سامان بھي جديں كيونكہ ميں نے قسم اٹھائى ہے كہ تم اس فليٹ ميں دوبارہ نہيں جاؤگى "

يہ علم ميں رہے كہ ميں نے قسم كے الفاظ زبان سے ادا نہيں كيے تھے، اللہ جانتا ہے كہ مير اس سب سے صرف اسے دھمكانا مقصود تھا اور متنبہ كرنا تھا كہ وہ اجازت كے بغير كچھ نہ كرے ميں نے بارہ يوم تك اس سے بات چيت نہيں كى، پھر مجھے ايك دوست نے نصيحت كى كہ اس ميں ميرى غلطى تھى چنانچہ ميں نے بيوى كو فون كر كے معذرت كر لى.

تو كيا پہلا ميسج معلق يا مشروط طلاق شمار ہوگا اور كيا يہ طلاق كى كوئى قسم شمار ہو گى ؟

دوسرے ميسج ميں قسم كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہر مسلمان كو چاہيے كہ وہ اپنى زبان كى حفاظت كرے اور كوئى ايسا الفاظ مت نكالے جس سے مخاطب كو تكليف ہو اور اس كے جذبات مجروح ہوں، كيونكہ يہ چيز مكارم اخلاق كے منافى ہے، اور شيطان كے ليے دروازہ كھولتى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور (اے ميرے نبى صلى اللہ عليہ وسلم) آپ ميرے بندوں سے كہہ ديں وہ ايسى بات كريں جو بہتر و اچھى ہو، يقينا

شیطان تو ان کے مابین اختلاف ڈالنا چاہتا ہے، یقینا شیطان انسان کا کھلا اور واضح دشمن ہے الاسراء (53).

جب خاوند اور بیوی کے مابین بات چیت ہو تو یہ اس کی اور بھی زیادہ تاکید ہو جاتی ہے، کیونکہ ان دونوں میں تو بہت عظیم رابطہ ہے، اور آپس کے بہت زیادہ اور بڑے حقوق ہیں.

اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی تربیت حاصل کرے، اور اس غلطی سے رجوع کرنے کی تربیت لے، کیونکہ یہ اس کے واجب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے شرف و کمال پر دلالت کرتا ہے، اور تکبر کرنے والوں کے خلاف جو کہ اسے ذلت و رسوائی اور توہین خیال کرتے ہیں.

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا جائز نہیں مثلا انسان اپنے ماں باپ کے سر کی قسم اٹھائے، یا پھر ان کی زندگی کی قسم؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر یا شرک کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1535) سنن ابو داود حدیث نمبر (3251) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے جو کوئی بھی قسم اٹھانا چاہتا ہو یا تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی قسم اٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموشی اختیار کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2679) صحیح مسلم حدیث نمبر (1646).

سوم:

آپ نے اپنی بیوی کو پہلے میسج میں جو کہا وہ طلاق شمار نہیں ہوتی، بلکہ وہ تو طلاق کی دھمکی تھی، اس سے طلاق واقع تو اسی صورت میں ہوگی جب آپ طلاق دیں گے.

چہارم:

آپ کا دوسرےمیسج میں " میں نے قسم اٹھائی ہے کہ تم دوبارہ اس فلیٹ میں نہ جاؤ۔ حالانکہ آپ نے قسم نہیں اٹھائی تھی۔ یہ جھوٹ ہے جس سے انسان کے لیے توبہ کرنی واجب و ضروری ہے، اور وہ آئندہ عزم کرے کہ وہ ایسا نہیں کریگا، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .